حضرت خدیجہ(س)کا اسلام کی دفاع میں رسول(س)کی مدد

<"xml encoding="UTF-8?>

ام المؤمنین حضرت خدیجہ نے اسلام کے فروغ میں پیغمبر اسلام (ص) کا بھر پور ساتھ دیا
ملیکۃ العرب ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے نہ صرف اپنے مال بلکہ اپنی جان ، اپنی تمام تر صلاحیتوں ، توانائیوں اور صبر و استقامت کے ساتھ اسلام کے فروغ میں پیغمبر اسلام (ص) کا بھر پور تعاون کیا۔
نے تاریخ اسلام کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ملیکۃ العرب ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے نہ صرف اپنے مال بلکہ اپنی جان ، اپنی تمام تر صلاحیتوں ، توانائیوں اور صبر و استقامت کے ساتھ اسلام کے فروغ میں پیغمبر اسلام (ص) کا بھر پور تعاون کیا۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا پیغمبر اسلام پر ایمان لانے والی پہلی خاتون ہیں ۔ حضرت خدیجہ تحریک اسلام میں صفحہ اول پر رہیں اور یہی وجہ تھی کہ رسول اکرم ص نے سب سے پہلے ایمان لانے والے امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت خدیجہ (س) سے اسلام کے عنوان سے بیعت لی اور پورا دین ان دونوں ہستیوں کو سکھایا حضرت خدیجہ (س) سے فرمایا کہ کیا آپ کو میری بات سمجھ میں آگئی ہے؟ حضرت خدیجہ نے فرمایا مجھے آپ کی بات سمجھ میں آگئی ہے اور میں آپ کی تصدیق کرتی ہوں آپ کی بیعت کرتی ہوں اور آپ کے سامنے تسلیم ہوں، راضی ہوں، آنحضور نے پھر فرمایا کہ اے خدیجہ سلام اللہ علیھا یہ علی مرتضی(ع) ہیں اور آپ کے امام ہیں اور میرے بعد امت کے اور لوگوں کے اور مومنین کے امام ہیں۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیھا نے فرمایا میں آپ کے اس جملے کی بھی تصدیق کرتی ہوں اور اپنے امام کے عنوان سے علی مرتضی علیہ السلام کی بیعت کرتی ہوں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو حضرت خدیجہ (س) کا مثل ہو۔ حضرت خدیجہ (س) وہ ہستی ہیں جنھوں نے سب سے پہلے میری تصدیق کی جب لوگ میری تکذیب اور میرا انکار کر رہے تھے۔ اور انھوں نے اپنے مال کے ذریعہ سے میری مدد کی اور انھوں نے دین میں میری نصرت کی۔
حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی سیرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب آپ نے رسول اکرم سے شادی کی اور وہاں کی عیب جو خواتین آئیں اور آپ کو کہنے لگیں معاذاللہ معاذاللہ آپ نے ذلت کو گلے لگایا ہے
حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا محمد (ص) وہ ہیں جن کو میں نے قول اور فعل میں امین پایا، سچا پایا اور اپنے خاندان میں کریم اور شرافتمند پایا۔ آپ نے ان خواتین کو مخاطب کیا کہ محمد (ص) جیسا صادق و امین شخص اگر اس پورے عرب معاشرے میں ہے تو مجھے دکھائیں اور وہ خواتین لاجواب ہوئیں اور وہاں سے مایوسی کی حالت میں چلی گئیں۔
حضرت خدیجہ (س) نے اپنی بصیرت کا اظہار کیا اور آپ نے رسول اکرم (ص) سے شادی کا جو فیصلہ کیا ہے وہ خالصتا دینی و الہی اقدار کے مطابق تھا۔۔
حضرت خدیجہ کبری سلام اللہ علیہا کی وصیتیں:
جب آپ کی بیماری سنجیدہ حالت اختیار کر گئی توآپ نے رسول اللہ سے فرمایا:
"یا رسول اللّٰہ! اِسمَع وصایایؒ"
”اے رسول خدا ! "میری وصیتوں کو سن لیجئے!“

" أولا، فإنی قاصرةٌ فی حقِک، فاعفُنی .
یا رسول اللّه:پہلی بات یہ کہ میں آپ کا حق ادا کرنے میں قاصر رہی ہوں؛ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے معاف فرمائیں!"..
رسول خدا نے فرمایا:
«حاشا و کلا، ما رأیتُ منکِ تقصیرا فقد بلغتِ جهدکِ و تعبتِ فی ولدی غایةَ التعبِ، و لقد بذلتِ أموالَکِ و صرفتِ فی سبیل اللّه مالَکِ
ہرگز ایسا نہیں ہے،، نہ صرف یہ کہ میں نے آپ سے تمام رفاقت ازدواجی میں معمولی سے بھی کوتاہی و غلطی نہیں دیکھی بلکہ آپ نے بچوں کی تربیت و دیکھ بھال میں اپنی پوری کوشش کی ہے ، اس راہ میں سختیوں کو تحمل کیا ہے اور آپ کے پاس جو بھی مال تھا آپ نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔»
حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:
«یا رسول اللّه! الوصیةُ الثانیةُ؛ أوصیکَ بهذه- أشارت إلی فاطمةَ علیها السّلام- فإنها یتیمةٌ غریبةٌ من بعدی فلا یؤذینها أحدٌ من نساءِ قریش و لا یلطمن خدَّها و لا یصحن فی وجهَها و لا یرینها مکروها
اور حضرت فاطمہ کی طرف اشارہ کرکے اپنی دوسری وصیت اس طرح بیان کی کہ میری بیٹی فاطمہ میری وفات کے بعد یتیم ، تنہا ور اکیلی ہو جائے گی،اس کا خیال رکھئے گا کہ قریش کی عورتوں میں سے کوئی اسے تنگ نہ کرے، اسے تکلیف نہ دے اس پر ہاتھ نہ اٹھائے کوئی اس کے سامنے آواز بلند نہ کرے(چیخے چلائے نہیں) اور کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے فاطمہ ناراض ہو! »
"و أما الوصیةُ الثالثةُ، فإنی أقولها لابنتی فاطمة علیها السّلام و هی تقول لک، فإنی مستحیةٌ منکَ یا رسول اللّه"
حضرت خدیجہ نے اپنی تیسری وصیت کے بارے میں کہا کہ میں اسے اپنی نور نظر فاطمہ علیہا السلام سے کہوں گی اور وہ آپ سے کہہ دے گی، اس لئے کہ مجھے آپ سے براہ راست کہتے ہوئے شرم محسوس ہو تی ہے۔»
فقام النبی صلّی اللّه علیه و آله و خرج من الحجرة، فدعت بفاطمة علیها السّلام و قالت :
یہ سننے کے بعدرسول خدا (ص) کھڑے ہو گئے اور حجرے سے باہر تشریف لے گئے.

جناب خدیجہ کبریٰ سلام اللہ علیہا نے حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسّلام کو اپنے نزدیک بلایا ور کہا:
"یا حبیبتی! و قرة عینی، قولی لأبیک: إن أمی تقول: إنی خائفة من القبر، أرید منکَ رداءَکَ الذی تلبِسُه حین نزول الوحی؛ تکفننی فیه"
" اے میری نور نظر بیٹی ! اورا‌ے میرے قلب کی خوشی و راحت کے سامان! اپنے بابا سے کہو کہ میری ماں یہ کہہ رہی ہے :مجھے قبر سے خوف محسوس ہوتا ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے اس عباء کا کفن دیجئے گا کہ جس میں آپ پر وحی نازل ہوئی تھی۔"»
حضرت فاطمہ علیہاالسّلام فوراً حجرے سے باہر تشریف لے گئیں اور اپنی والدہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کا پیغام رسول خدا(ص) تک پہنچا دیا..
حضرت رسول اللہ   فوراً اٹھے اور آپ نے اپنی عبائے مبارک حضرت فاطمہ علیہاالسّلام کو دے دی. جب حضرت زہرا علیہاالسّلام رسول اللہ (ص) کی وہ عبا ء حضرت خدیجہ علیہاالسّلام کو دی تووہ بہت زیادہ خوش ہوئیں!.
جب حضرت خدیجہ علیہاالسّلام کی رحلت ہو گئی تو رسول خدا(ص) نے خود بنفس نفیس آپ کو غسل دیا اور حنوط کیا۔ جب کفنانے کا وقت آیا تو حضرت جبرئیل امینؑ نازل ہوئے اورعرض کیا:
" یا رسول اللہ (ص) ! خداوندنے آپ کو ہدیہ سلام دیا ہے اور نہایت خاص صورت میں تحیت و اکرام کیا ہے اورآپ

سےفرماتا ہے":

" إن كفن خديجة من عندنا، فإنها بذلت مالها فی سبيلنا:

آپ کی شریکہ حیات خدیجہ کا کفن ہمارے ذمہ ہےاس لئے کہ اس نے اپنی تمام تر ثروت کو ہماری راہ میں لٹا دیا"

اس کے بعد حضرت جبرئیل امین نے رسول اکرم(ص) کو کفن دیا:

"يا رسول اللّه! هذا كفن خديجة و هو من أكفان الجنة، أهداه اللّه إليها"

" اے رسول خدا!

یہ کفن خدیجہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے جنتی کپڑوں سے تیار کر کے انھیں ہدیہ کیا ہے!"

حضرت رسول خدا(ص) نے پہلے اپنی شریکہ حیات کو اپنی عبا کا کفن دیا اور اس کے بعد جنتی کپڑوں سے تیار کردہ کفن آپ کو دیا اور اس طرح حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا دو کفنوں کے ساتھ سپرد خاک کی گئیں؛ انھیں ایک کفن اللہ تعالی کی طرف ملا اور دوسرا کفن رسول خدا (ص) نے عطا کیا!۔

شجره طوبی، الشيخ محمد مهدی الحائری، ج۲، ص ۲۳۴

ابن حجرالاصابه، ج۴، ص۲۷۵

شرهانی، حياة السيدة خديجه، ص ۲۸۲

محلاتی ، رياحين الشريعه، ج۲، ص۴۱۲